ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.7,Issue No.1 (2025)
(January to March)

چینی اساطیر اور لوک کہانی میں تبدیلی ہیئت کے مظاہر: تجزیاتی جائزہ

Phenomena of Metamorphosis in Chinese Mythology and Folklore: Critical Analysis

ڈاکٹر ظہیر عباس
اسسٹنٹ پروفیسر، اِدارہ زبان و ادبیات اُردو، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

Dr. Zaheer Abbas
Assistant Professor, Institute of Urdu Language Literature University of the Punjab, Lahore

Abstract:
Metamorphosis is a significant myth in ancient literature of all over the world. Human to animals, animals to human are changing constant in every mythology of the world. Critics has discovered that this act of changing the farm have many of meaning which reveal the principles of understanding the values of humanity. In this article, it is discussed the nature and meaning of metamorphosis in the Chinese ancient literature. It will help to understand the term as well its meaning in fiction of our own language. The specialty of Chinese mythology is that it is free from chaos, there is an element of metamorphosis from low to high. Today's modern China is a good example.

Keywords: Metamorphosis, Myth, Wisdom, Chinese Mythology, Folk Wisdom, Modern China

چینی تہذیب دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ چینی ترقی کے جس مقام پر آج ہیں اس کے پیچھے صدیوں کا سفر ہے۔ چینی تہذیب اساطیر کے حوالے سے کافی زرخیز ہے اوران اساطیر کے کئی پہلو اپنی معنویت کے لحاظ سے بہت اہم ہیں۔ اساطیری کہانیاں کسی تہذیب کے مزاج کو سمجھنے میں بہت معاون ہوتی ہیں۔ چینی قوم کا شمار دنیا کی امن پسند اقوام میں ہوتا ہے۔ یہاں جنگ و جدل اور قتل و غارت گری کا بازار اتنا گرم نہیں رہا جتنا دوسری تہذیبوں میں رہا ہے۔ یہ اپنے کام سے کام رکھنے والی ہر دم بہتری کی طرف قدم بڑھاتی ہوئی قوم ہے۔ غیر مرئی دیوتاؤں، جیسا یونانی، لاطینی، ہندوستانی اساطیر کا خاصہ ہے، کا یہاں کی زندگی میں عمل دخل نہ ہونے کے برابر ہے۔ انسان اپنے معاملات میں کافی حد تک آزاد ہے۔ اس حوالے سے دیکھیں تو آج کا چین زمانہ قدیم کا ایک تسلسل ہی ہے۔

اس مضمون میں ہم چینی اساطیر میں کایا کلپ کے عناصر کے ذریعے، زمانہ قدیم سے آج تک کے چین کا مزاج سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ دنیا بھر کی لوک کہانی اور داستان کا مافوق الفطری عناصر سے مزین ہونا عین فطری ہے۔ تبدیلی ہیئت بھی انھی میں سے ایک ہے۔ اس مظہر کی علامتی تعبیریں کلچر کے مزاج کے ساتھ بدلتی ہیں۔ مذاہب عالم میں یہ تعبیریں عام طور پر مابعد الطبیاتی ہوتی ہیں۔ اسی طرح لوک کہانی میں جہاں یہ مظاہر بیان کنندہ کی چابکدستی کا ثبوت ہوتے ہیں، وہیں یہ معنویت سے بھرپور بھی ہوتے

ہیں ۔انسان جانور میں، جانور انسان میں، علت و معلول کے اصول توڑتی ہوئی کایا کلپ کی مثالیں۔ غرضیکہ یہ مظاہر اساطیری دنیا کا حسن ہیں۔ان کی علامتی تعبیر نہ صرف معنی خیز ہوتی ہے بلکہ اس سے مخصوص کلچر اور عہد کو سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

تبدیلی ہیئت کے تناظر میں جائزہ لینے سے پہلے، اس اصطلاح کا تعین کرنا ضروری ہے۔ یہ ایک ایسا مظہر ہے جو اسطورہ یا لوک کہانی کی دنیا میں ایک ہی زندگی میں رونما ہوتا ہے۔ کردار یا شے ایک ٹھوس ہئیت سے اچانک یا کسی وجہ سے دوسری ٹھوس ہیئت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ایک ہی زندگی میں رونما ہونے والی تبدیلی کایا کلپ(Metamorphosis) اور کئی زندگیوں (آواگون، حیات بعد ممات وغیرہ) میں رونما ہونے والی مابعد الطبعیاتی تبدیلی(Metensomatosis) کہلاتی ہے۔(۱) قاری دونوں ہئیتوں سے واقف ہوتا ہے۔مثال کے طور پر جیسے کافکا کا گریگور سامسہ جو پہلے انسان تھا لیکن بعد میں کیڑا بن گیا۔ اگر دونوں ہیئتیں سامنے نہ ہوں تو قاری ان کی معنی خیز تعبیر نہیں کر سکتا۔

چینی اساطیر میں کایا کلپ کی دو اہم شکلیں ہیں پہلی جانور سے انسان میں اور دوسری انسان سے جانور میں ۔یہاں بعض جانوروں کی علامتی حیثیت متعین ہے۔ اژدھا یا Dragon King کی چینی اساطیر میں مرکزی حیثیت ہے۔ اژدھے کو عام طور پر ایک نقصان پہنچانے والا اور خطرناک جانور سمجھا جاتا ہے لیکن یہاں یہ قوت اور اچھائی کی علامت ہے۔ چینی اساطیر میں یہ راسخ عقیدہ ہے کہ اژدھا خود کو بڑا یا چھوٹا کر سکتا ہے اور جب یہ عمر کی خاص حد تک پہنچ جاتا ہے تو انسان کی شکل اختیار کر سکتا ہے (ہندوستانی لوک روایت میں بھی یہ تصور موجود ہے کہ سانپ کی عمر اگر سو سال سے زیادہ ہو جائے تو وہ انسان بن جاتا ہے اس موضوع پر کئی فلمیں بھی بن چکی ہیں) کبھی یہ بہت چھوٹا کیڑا تو کبھی اتنا بڑا بن سکتا ہے کہ پورے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔ یہاں اژدھے کی انسان میں کایا کلپ کی کئی مثالیں تلاش کی جا سکتی ہیں۔

چینی اساطیر اور چینی تاریخ کا آپس میں گہرا تعلق ہے Tang Dynasty میں (684A.D)King Zhongzong کے زمانے میں ایک Zhong نامی اژدھا انسانی روپ میں تبدیل ہوا۔ اس نے بادشاہ کے دربار میں نوکری کی۔ بادشاہ نے اسے کسی کام کے سلسلے میں کوریا بھیجا۔ وہاں اس نے ایک عورت سے شادی کی جس سے اس کے نو بچے ہوئے۔ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد اس نے وہیں رہائش اختیار کی اور مچھلیاں پکڑنے کا کام شروع کر دیا۔ عبادت گاہ کے نزدیک ندی میں وہ گھنٹوں مچھلیاں پکڑتا رہتا۔ اس نے عبادت گاہ میں جانا شروع کر دیا اور رات رات بھر وہیں قیام کرتا اور صبح خوف سے کانپتے ہوئے پریشان حال گھر لوٹتا۔ اس کے اس عجیب و غریب رویے پر اس کی بیوی بہت حیرانی کا اظہار کرتی اور اس کے بہت استفسار کرنے پر Zhong نے اسے بتایا کہ دراصل وہ ایک Dragon ہے۔ بعد میں اس کے تمام نو بیٹے بھی اژدھوں میں تبدیل ہو گئے۔ وہ اس عبادت گاہ کا مالک بن کر کئی سال تک خشک سالی میں لوگوں کی مدد کرتا رہا۔(۲)

یہاں جانور ایک درجہ اوپر اٹھ کر انسان بننا چاہتا ہے۔ سامی تصوف میں نباتات سے حیوانات اور پھر حیوان سے انسانی مرتبے پر سفر کرنے کا تصور ملتا ہے۔ جبکہ یہاں چوپائے، رینگنے والے کیڑے سے انسان اور پھر دوپائے سے دو پروں والے پرندے میں تبدیل ہونے والے مظاہر نظر آتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں اژدھا انسانی جون میں ہی رہنا چاہتا ہے لیکن مراجعت اس کی مجبوری ہے۔ بدھ اژدھوں سے بھی کئی کہانیاں منسوب ہیں۔ ان میں سے ایک Golden Dragon کا اسطورہ ہے جو ملکہ کا بھتیجا تھا۔ جب منگولوں نے چین پر قبضہ کر لیا تو اسے بھاگنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اس نے اپنے آپ کو ایک بدھ بھکشو میں تبدیل کر لیا۔ سپاہیوں نے اس کا پیچھا پھر بھی نہ چھوڑا۔ ان کے شر سے بچنے کے لیے اس نے ندی کے پانی میں خود کو ڈبو لیا۔ اسے Golden Dragon کے نیچے دفن

کر دیا گیا۔ لیکن سو سال بعد اپنی ہی پیش گوئی کے مطابق اس نے Ming Dynasty کے بادشاہ Hung Wu کی مدد کی نہ صرف اسے منگولوں سے بچایا بلکہ ان کی فوج شکست فاش سے بھی دوچار کیا۔(۳)

Ming Dynasty کے زمانے میں ہی بادشاہ Honzhi (1488-1506) کے دور حکومت میں دولڑکے ایک بدھ بھکشو جس کا ٹھکانہ جنگل میں تھا، کے پاس آئے اور اس سے قانون کی تعلیم حاصل کرنے کی درخواست کی۔ بھکشو متفق ہو گیا۔ چند دنوں کے بعد اس پر انکشاف ہوا کہ لڑکے پانی کے نزدیک جانے سے خائف ہیں۔ جب کبھی وہ پانی کے نزدیک جاتے ان کی جلد پر نیلے رنگ کے دھبے بن جاتے۔ کچھ عرصہ کے بعد اس خطے میں خشک سالی آگئی۔ تمام درخت اور پودے سوکھ گئے۔ لڑکے اپنی پڑھائی پر ارد گرد دھیان دیے بغیر متوجہ رہے۔ اب بھکشو کو یقین ہو گیا کہ لڑکے دراصل اژدھے ہیں جن کی تعلیم کی وجہ سے خشک سالی آگئی ہے۔ بھکشو نے ایک ترکیب کر کے انہیں ندی میں کودنے پر مجبور کر دیا اور وہ فوراً اژدھوں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گئے۔ ان کے غائب ہوتے ہی موسلا دھار بارش برسنا شروع ہو گئی اور یوں طویل خشک سالی کا خاتمہ ہوا۔(۴)

چینی اساطیر میں اژدھوں کے دوسری انواع میں تبدیلی کی کئی مثالیں تلاش کی جاسکتی ہیں۔ یہاں اژدھا فطرت کا عجیب و غریب مظہر ہے جو تبدیلیِ نوع پر قادر ہے۔ اوپر کی مثالوں پر اگر ہم غور کریں تو جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنی اس صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے انواع میں سے بہترین نوع، انسان میں خود کو تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ انسان بن کر اچھے اعمال بھی کرے تو پھر بھی اس کا جوہر انسانی نہیں ہے بلکہ وہ انسان کے روپ میں انسان کی نقل ہے اور اس کا یہ عمل سراسر فطرت کے منافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ انسان بن کر اصل انسانوں کے درمیان آتا ہے تو اس کے اس غیر فطری عمل کی وجہ سے خشک سالی کا دور شروع ہو جاتا ہے تو کبھی دوسری قسم کی آفات کا انسانوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ اپنی اصل نوع کی طرف پلٹ نہیں جاتا جونہی وہ انسان سے اژدھے میں تبدیل ہوتا ہے وقت کا بہاؤ بھی اپنی سابقہ صورت کی طرف پلٹ آتا ہے۔ اوپر ہم نے جتنی میں مثالیں دی ہیں اژدھوں سے انسان میں تبدیل ہونے تمام کردار، انسانی فلاح کے لیے سرگرداں ہیں۔ لیکن یہ غیر فطری عمل ہے سو واپسی کے بغیر چارا نہیں۔

عام طور پر ان اژدھوں کا کردار انسانی شکل میں مثبت ہی رہتا ہے۔ ایسی ہی ایک اور مثال دیکھیے "جھالر باجی" ایک دلچسپ اور معنی خیز کہانی ہے۔ یہ در حقیقت ایک مظلوم لڑکی کا قصہ ہے جو جھالروں پر مختلف انواع کے جانور بنا بنا کر بیچتی ہے۔ وہ جانور یوں لگتا ہے جیسے اصلی ہوں۔ بادشاہ وقت کو اس کی اس مہارت کی خبر ہو جاتی ہے۔ وہ اس سے شادی کی خواہش کرتا ہے اور انکار پر اسے قید کر لیتا ہے۔ قید سے آزادی کی وہ یہ شرط رکھتا ہے کہ اگر وہ جھالر پر زندہ مرغ اور تیتر بنا کر اڑائے تو وہ اس سے شادی والا فیصلہ واپس لے سکتا ہے۔ وہ ایسا ہی کرتی ہے اور اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے پرندوں میں اپنا خون شامل کر کے انھیں زندہ کر دیتی ہے۔ بادشاہ غصے اور شرمندگی کا شکار ہو کے اسے اژدھا بنانے کا حکم دیتا ہے۔ اژدھا اسے درباریوں سمیت بھسم کر دیتا ہے۔(۵) ظلم جب حد سے بڑھ جاتا ہے تو فطرت خود اپنی مخلوق کی مدد کو آن پہنچتی ہے۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کا سامان کیا۔ اژدھا جو یہاں امن کی علامت ہے لیکن بسا اوقات امن قائم کرنے کے لیے طاقت کا استعمال بھی کرنا پڑتا ہے۔ سو جھالر باجی کے معاملے میں یہی ہوا۔ اس کہانی کی معنوی تعبیر اپنی جگہ چینی کہانیوں میں آپ کو مصوری اور کشیدہ کاری کے شاہکار نظر آتے ہیں۔ ان کی تاریخ صدیوں پرانی ہے۔ موجودہ چین میں جو صدیوں پرانی کشیدہ کاری کی دستاویزات محفوظ ہیں وہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ بنانے والوں نے اپنا

خون اس میں شامل کیا تو وہ لافانیت کے درجے پر فائز ہوئیں۔ آرٹ کی تضحیک کرنے والا مٹی ہو جاتا ہے لیکن آرٹ صدیوں زندہ رہتا ہے۔ "سرخ چھینی اور جنگلی مینڈھا" اور Maling and His magic Brush دیکھی جاسکتی ہیں۔(۶)

فطرت کی طرف سے اژدھوں کو انسان کی فلاح کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ جہاں یہ اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہیں انہیں سخت سزائیں ملتی ہیں۔ Tang Dynasty میں ایسا ہی ایک واقعہ پیش آتا ہے۔

" The Pearly Emperor of Heaven ایک اژدھے کو یہ حکم دیتا ہے کہ زمین پر بارش برسائو، شہروں پہ کم لیکن دیہاتوں پر زیادہ، جب اژدھا ایک شہر پر بارش برسانے لگتا ہے تو وہ لوگوں کا ایک ہجوم دیکھتا ہے۔ یہاں ایک پیش گو مستقبل میں ہونے والے واقعات لوگوں کو بتا رہا ہوتا ہے۔ اس کی قابلیت آزمانے کے لیے اژدھا خود کو انسان میں تبدیل کر کے اس کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے۔ پیش گو اسے پہچان لیتا ہے۔ وہ اسے کہتا ہے کہ میں انسان کو دیکھ کر پہچان لیتا ہوں کہ اژدھا ہے یا انسان۔ نہ صرف وہ اسے اس کی حقیقت سے آگاہ کر دیتا ہے بلکہ اسے یہ بھی بتا دیتا ہے کہ Pearly Emperor کی طرف سے اسے کیا احکامات ملے ہیں۔ یہ انکشاف سن کر اژدھا غصے سے بے قابو ہو جاتا ہے اور پیش گو کو غلط ثابت کرنے کے لیے شہروں پر اتنی زیادہ بارش برساتا ہے کہ لوگ ڈوبنا شروع ہو جاتے ہیں لیکن دیہاتوں پر نہ ہونے کے برابر پانی برساتا ہے۔ جب Pearly Empror کو خبر ہوتی ہے تو حکم عدولی پر وہ اسے موت کا حکم دے دیتا ہے۔ اگرچہ اژدھا پیش گو کو دھوکا دینے اور Empror کا حکم نہ ماننے پر بہت زیادہ منت سماجت کرتا ہے لیکن پھر بھی اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔(۷) اس مثال پہ ذرا غور کریں اژدھا اگرچہ پیش گو کو غلط ثابت کرنے کے لیے خود کو پوشیدہ رکھتا ہے لیکن جب اس کا جرم ثابت ہوتا ہے تو بھی وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ چینی لوک دانش میں انسان کی برتری ہر جگہ قائم رہتی ہے۔ انواع میں انسان وہ واحد نوع ہے جو کائنات میں موجود ہر زندہ چیز یا مادے کو مسخر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ کسی جانور کو یہ خوبی عطا نہیں کی گئی کہ وہ انسان کو سدھا سکے یا انسانی عقل پر غالب آسکے۔ اوپر والی مثال میں پیش گو اپنے تئیں تبدیلی قالب کے ذریعے انسان بن جانے والے اژدھے کو ایک طرح سے خبردار بھی کر رہا ہے لیکن وہ گھمنڈ کرتا ہے اور مارا جاتا ہے۔

Dragon King کے نوع تبدیل کر کے انسانوں کو نقصان پہچانے والے واقعات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ان کی یہ صلاحیت خود پیدا کردہ نہیں ہے بلکہ انہیں عطا کی گئی ہوتی ہے اور اس کا مقصد ہی لوگوں کو راحت پہنچانا ہوتا ہے۔

اژدھوں کے علاوہ تبدیلیِ نوع کے حوالے سے لومڑی بھی چینی اساطیر کا ایک اہم کردار ہے۔ کہا جاتا ہے لومڑی بہت طویل عمر پاتی ہے اور نوع تبدیل کرنا اس کی عمر کی طوالت پر منحصر ہے۔ پچاس سال کی عمر کو پہنچ کر یہ عورت بن سکتی ہے، سو سال کے بعد یہ نوجوان اور پرکشش دوشیزہ بن گئی ہے اور ہزار سال کی عمر کو پہنچ کر لومڑیاں جنت میں چلی جاتی ہیں۔(۸) لومڑی کی مثال غور کریں تو اندازہ ہو گا کہ اس کی کایا کلپ بھی پستی سے بلندی کی طرف ہے۔ ابھی ہم نے جانور سے انسان میں کایا کلپ کا ذکر کیا ہے۔ چینی اساطیر میں انسان کے پرندے میں تبدیلی کی مثالیں بھی تلاش کی جاسکتی ہیں۔ سارس (Crane) یہاں ابدیت کی علامت ہے۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ روحوں کو جنت میں لے کر جاتا ہے۔ قدیم اساطیر میں لوگوں کے سارس میں تبدیل ہو کر آسمانوں کی طرف اڑ جانے والی مثالیں موجود ہیں۔

تائو (Daoist) اساطیری ہیرو Ling-Wei کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ہزار سال تک پہاڑوں میں تائو مذہب کی تعلیمات حاصل کرتا رہا اور بالآخر وہ سارس بن کر لافانی ہو گیا اور آسمانوں کی طرف اڑ گیا۔ چین میں تجہیز و تکفین کے وقت تابوت کے

اوپر اڑتے ہوئے سارس کا مجسمہ بھی اسی وجہ سے نصب کیا جاتا رہا ہے کہ انسانی اپنی موت کے بعد پرندے کی صورت ان دیکھی وسعتوں میں کھو جاتا ہے۔(۹)

چینی اساطیر میں انواع کی تبدیلی کا سفر پستی سے بلندی کی طرف ہے۔ رینگنے والے کیڑے اور چوپائے انسان میں تبدیل ہونا چاہتے ہیں جب کہ انسان اڑنے والے پرندوں میں بدلنا چاہتے ہیں۔ یعنی ٹانگوں کے بغیر جو جانور ہیں وہ ٹانگوں والے جانور میں، ٹانگوں والے پروں والے جانوروں میں تبدیل ہو کر اڑنا چاہتے ہیں۔ اڑنے والے پھر واپس نہیں آنا چاہتے بلکہ وہ کسی ایسی ان دیکھی دنیا کی طرف ہمیشہ کے لیے جانا چاہتے ہیں جہاں امن ہو۔ ارتقا کی منازل طے کرنے کی سب کو جلدی ہے۔ یہاں ایسی مثالیں نہ ہونے کے برابر میں کہ کوئی انسان کسی چوپائے یا رینگنے والے کیڑے میں تبدیل ہوا ہو۔ ہر نوع اپنی موجودہ حالت میں اوپر اٹھنا چاہتی ہے۔ ابدیت کا حصول چینی تہذیب کا خاصہ ہے۔

B. Laufer کا کہنا ہے کہ قدیم چین میں لوگ جادوئی اڑان سیکھتے تھے اور بلندیوں میں اڑتے تھے خود Emperor Shun نے Emperor Yao (2258-2208) کی جادوگر بیٹیوں سے اڑنے کا جادو سیکھا۔ جادوئی عمل کے زور سے وہ پرندے میں تبدیل ہو کر بلندیوں میں اڑتا رہا۔ اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ پرندوں کے بال و پر کے ذریعے عرش تک جا پہنچا کیونکہ اس کی ہیئت تبدیل ہو گئی تھی اور وہ لافانی ہستیوں کی طرح بلندیوں کی طرف پرواز کر گیا تھا۔(۱۰)

اس کے علاوہ بھی قدیم چینی تاریخ سے ہوائوں میں اڑنے والی مثالیں دیکھی جاسکتی ہیں۔ چینی مذہب تائو ازم میں ولی یا Saint غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے۔ اچھائی کے بدلے میں دیوی دیوتا اس پر انعامات کی بارش کر دیتے ہیں۔ روحانی گرو تائو تعلیمات دیتے ہوئے اپنے چیلوں کو ان آٹھ ابدی کرداروں (Eight Immortals) کی صلاحیتوں کا حوالہ ضرور دیتے ہیں جو دیوتا نہیں بلکہ عام انسان تھے۔ انہوں نے ہر برائی سے نفرت کی اور Daoism کی روح کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کیں جس کے بدلے دیوتائوں نے انہیں ابدیت سے نوازا۔ یوں تو ہر کردار کے ساتھ کوئی نہ کوئی کہانی وابستہ ہے لیکن ہم یہاں Zhongli Quan ذکر کریں گے جس کا تعلق ہمارے موضوع کے ساتھ ہے۔ (Quan 1122 ق۔م) کے آس پاس Zhou Dynasty میں موجود تھا جو Eight Immortals میں سے پہلے Immortal ، Li Tieguai سے تائو ازم کی تعلیمات حاصل کرتا تھا۔ اُس کے استاد نے اس سے کہا کہ ابدیت تمہارے گھر کی دیواروں کے پیچھے ہے۔ تم ابدیت اسی وقت حاصل نہیں کر سکتے جب تمہارا گھر ٹوٹ پھوٹ نہ جائے۔ یعنی تخریب کے بغیر تعمیر کا تصور نہیں ہے۔ جو کچھ تم نے حاصل کیا ہے اسے کھونا پڑے گا۔ ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے وہ ابدیت حاصل کر کے جنت کی طرف اڑ گیا۔

اس کے ساتھ جو دوسری کہانی منسوب ہے وہ زیادہ دلچسپ اور معنی خیز ہے۔ وہ خوبصورت بیوی کے ساتھ ایک گائوں میں رہتا تھا۔ ایک دن اس کی ملاقات ایک ایسی عورت سے ہوئی جو قبر پر بیٹھی پنکھے کے ساتھ قبر کی مٹی خشک کرنے کی کوشش کر رہی تھی ۔ اس نے Quan کو بتایا کہ میں نے اپنے شوہر کے مرنے سے پہلے اس سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک تمہاری قبر کی مٹی خشک نہ ہو جائے میں دوسری شادی نہیں کروں گی۔ لیکن مجھے ایک دوسرے شخص سے محبت ہو گئی ہے اور میں اس سے فی الفور شادی کرنا چاہتی ہوں، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ مٹی خشک نہیں ہو رہی۔ Quan نے اپنی روحانی طاقت کے ذریعے قبر کی مٹی خشک کر دی۔ وہ عورت خوشی سے بھاگ گئی اور اپنی پنکھی پیچھے چھوڑ گئی۔ گھر واپسی پر اس نے اپنی بیوی کو سارا ماجرا سنایا۔ اس کی بیوی نے اس عورت کو برا بھلا کہا۔ اس کا کہنا تھا کہ کوئی چڑیل ہی اتنی جلدی دوبارہ شادی کا سوچ سکتی ہے۔ Zhongli Quan نے اپنی بیوی کی وفاداری آزمانے کا فیصلہ کیا۔ وہ

جھوٹ موٹ مر گیا۔ اس کی تدفین ہو گئی۔ پھر اس نے جادوئی عمل سے اپنی صورت تبدیل کی۔ وہ ایک خوبصورت اور وجیہہ نوجوان کے روپ میں اپنی بیوی کے پاس آیا۔ وہ فوراً اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی اور اس کے ساتھ شادی کے لیے رضامند ہو گئی۔ Zhongli Quan نے اسے کہا کہ میں ایک شرط پر تم سے شادی کر سکتا ہوں اگر تم اپنے مردہ شوہر کا دماغ نکال کے لے آئو۔ بے وفا بیوی بھاگ کر گئی جب اس نے تابوت اٹھایا تو بھیس بدلے Quan کو وہاں زندہ پایا۔ عورت اس صدمے اور شرم کی وجہ سے خودکشی کر گئی۔ غمزدہ Quan نے اپنے گھر کو جلا دیا۔ خاشاک سے اسے ایک کتاب ملی جس میں ابدیت کا راز پوشیدہ تھا۔ پھر وہ پنکھی اور کتاب لے کر تمام دنیا میں گھومتا رہا۔ (۱۱)

ایک سامی مقولے کے مطابق عورت دنیا ہے جو پل پل فریب دیتی ہے۔ اس بات سے جزوی اتفاق کیا جا سکتا ہے کیونکہ دھوکے یا بے وفائی کا تعلق کسی مخصوص صنف کے ساتھ نہیں لیکن مذکورہ مثال کے تناظر میں فریب کا پردہ چاک کرنے کے لیے خود بھی سوانگ رچانا پڑتا ہے۔ دنیا کو ذہانت سے ایسا فریب دو کہ وہ اپنی موت آپ مر جائے۔ گھر دنیاوی مال و متاع ہے، مال و متاع سے محبت لافانیت کے راستے کا پتھر ہے۔ جب تک اسے جلا کر راکھ نہ کر دیا جائے ابدیت کا راز معلوم نہیں ہو سکتا۔ چینی باشندہ دنیا کے جال میں نہیں پھنستا کیونکہ اس کی نگاہ ابدیت پر ہوتی ہے۔ ابدیت ہمیشہ گھر دیواروں کی اوٹ میں ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو حقیقت کی تلاش میں گھر تیاگ دیتے ہیں ان کے لیے اس کہانی میں یہ سبق کی کائنات کے تمام راز تمہاری ذات کے اندر پوشیدہ ہیں۔ تمہیں بس دنیاوی مال و متاح کو چھوڑنا ہے۔ دنیاوی محبت کی وجہ سے تمہارے دل کے گرد جو عارضی دیواریں کھڑی ہو گئی ہیں انہیں مسمار کرنا ہے۔ سب چیزیں خود بخود تم پر ظاہر ہو جائیں گی۔

چینی اساطیر میں انسان ایک بااختیار اور مقدس ہستی ہے جو تمام جانداروں کے لیے قابل احترام ہے۔ جانور اور انسان اپنے اپنے دائروں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ انسان جانوروں کو کمتر یا جانور کی توہین کرتے دکھائی نہیں دیتے۔ دیوی دیوتائوں کی ان کی زندگی میں مداخلت نہ ہونے کے برابر ہے۔ زندگی بہت خوبصورتی سے رواں دواں ہے کوئی افراتفری نہیں ہے۔ اگر چند لمحوں کے لیے وقت کے فطری بہاؤ میں کوئی رکاوٹ آتی ہے تو پر احسن طریقے سے قابو پا لیا جاتا ہے۔ آج کا چین اس مزاج کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ دنیا کی سپر پاورز پچھلی صدی سے جہاں ایک دوسرے کے معاملات میں ٹانگیں اڑاتی پھر رہی ہیں یہ ملک کچھوے کی رفتار سے خود اپنی ذات میں گم ترقی کا سفر طے کرتا چلا جا رہا ہے۔ ہر لمحہ بلندیوں کی طرف رواں دواں ہے۔ دوسری اساطیر کے مقابلے میں چینی اساطیر، عہد قدیم سے جدید تر عہد تک بتدریج ترقی کرتے ہوئے یہاں تک پہنچے ہیں۔ چینی اساطیر میں، وہ افراتفری، ہنگامہ یا بے ترتیبی نظر نہیں آتی جو یونانی یا ہندی اساطیر کا خاصہ ہے۔ آج کے عہد کے ترقی کرتے ہوئے چین کا بھی مزاج یہی ہے۔ روز بروز ترقی کرتا چین آسمانوں کو اپنی اساطیر کی طرح مسخر کرنا چاہتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر ظہیر عباس،:ایا کلپ کی تعریف :ایک فکری مغالطہ، مشمولہ تحقیق نامہ شمارہ ۲۱، مدیر ،ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی، (لاہور: شعبہ اردو، جی سی یونیورسٹی، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷) ص:۹۸

2. Geremy Robert:(Edited) Chinese Mythology A to Z (New York, Chelsea House Publishers, 1956, p:36
3. Ibid, p:34
4. Ibid, p:11

۵۔ شفیع عقیل: مترجم، چینی لوک کہانیاں، کراچی، انجمن ترقی اردو، ۱۹۹۴ء، ص: ۱۱۴

۶۔ اعجاز احمد فاروقی: مترجم، شب تاب موتی، اسلام آباد، اکادمی ادبیات، ۱۹۸۷ء، ص: ۲۵

7. Chinese Mythology A to Z, p.37
8. Ibid, p.46
9. Ibid, p.25
10. Mircea Eliade:Myth Dreams and Mystries,(New York:Harper Colophon Books, 1960), p:100

اصل متن کچھ یوں ہے۔

"To mount up to heaven in flight by means of the feather of birds he has been transformed and has gone up like an immortal."

11. Chinese Mythology A to Z, p:153

References in Roman Script:

1.Dr Zaheer Abbas:kaya Kalp Ki Tareef:Aik Fikri Mughalta,Mashmoola Tehqeeq Nama V21,Edited,Dr Khalid Mehmood Sanjrani(Lahore:GC University,July.Dec 2017)p98

2. Geremy Robert:(Edited) Chinese Mythology A to Z (New York: Chelsea House Publishers, 1956)36

3. Ibid, p.34

4. Ibid, p.11

5.Shafee Aqeel:Trans;Chinese Lok Kahanian(Karachi:Anjamun Tarqi e Urdu,1994)P114

6.Ejaz Ahmed Farooqui:Trans;Shab Tab Moti(Islamabad:Akadmi Adbiat,1987)p25

7. Chinese Mythology A to Z, p.37

8. Ibid, p.46

9. Ibid, p.25

10.Mircea Eliade,Myths, Dreams and Mysteries,(New York, Harper Colophon Books,1960, p:100

11.Chinese Mythology A to Z, p:153